

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۴ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ۲۹ ستمبر ۱۹۱۶ء | نمبر ۳۹

گلدستہ اخبار

جرمنی کے کسان خائف ہیں کہ جنگ کے غیر معمولی مصارف کا نتیجہ یہ ہو گا کہ سلطنت کا اختتام دیوالہ کے ساتھ ہو گا۔ اور جن لوگوں نے سلطنت کو قرض دیا ہے اُن کا روپیہ مارا جائیگا۔

قیصر جرمن اُن مزدوروں کا شاکر ہے جنہوں نے بحری بیڑہ کی مرمت کر کے اُس کو پھر قابل جنگ بنا دیا ہے۔

سلطنت جرمنی نے برطانوی مسلح گاڑیوں پر اعتراض کیا ہے۔ کہ وہ محاربہ کے مسلمہ طریقوں کے برخلاف ہیں۔

مانچسٹر کی روئی کی مشینوں میں مستورات مزدوروں کی قلت کی وجہ سے مشینیں بے کار پڑی ہیں۔ کیونکہ مستورات مزدور کارخانے چھوڑ چھوڑ کر شہر میں ٹریم چلانے پر لگ رہی ہیں۔

کناڈا کا دوسرا جنگی قرضہ جو دس کروڑ ڈالر کا تھا اُس میں ۸ کروڑ ڈالر رقم مطلوبہ سے زیادہ چندہ ہوا ہے۔

شریف مکہ اعلان دیتا ہے۔ کہ طیف کے ترکی قلعہ بند مطیع ہو گئے ہیں۔ اور ۵۰ افسر ۱۸۰۰ سپاہی ۱۰ توپیں اور بہت بھاری ذخیرہ فوجی سامان کا قبضہ میں آگیا ہے۔

روس نے دوبروجا میں بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ اور دو ہزار آدمی دشمن کے گرفتار کر لئے۔

۲۶ ستمبر کو شملہ میں مالیر کوٹلہ کے خان بہادر ذوالفقار علی خاں نے ہز آنر دی لفٹنٹ گورنر پنجاب کی دعوت کی۔

دی آنریبل نواب آف مرشد آباد نے جنگ کے متفرق بڑے بڑے فنڈوں میں ۹۵۰۰ روپیہ عطیہ دیا ہے۔

جنگ یورپ کا دوسرے سال کی حالت یہ ہے کہ اب جرمن مدافعت کر رہا ہے۔ اور اتحادی جارحانہ حملے کرتے ہیں۔

یورپی جنگ میں تمام متخاصمین کا یومیہ خرچ ۱۱ کروڑ ڈالر یا ۳۳ کروڑ روپیہ سے زیادہ ہوتا ہے برطانیہ عظمہ کا ۳ کروڑ۔ فرانس ایک کروڑ ۷۰ لاکھ۔ روس کا ایک کروڑ ۸۰ لاکھ۔ اٹلی کا ۸۵ لاکھ ڈالر یومیہ خرچ ہے۔

جرمن کا ۲ کروڑ ۳۰ لاکھ۔ اور آسٹرو ہنگری کا ایک کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر یومیہ خرچ ہے

۲ اولپنڈی کے جیلخانہ میں چار قیدی بم بناتے ہوئے پکڑے گئے۔ دربان بم سازی کے سامان لا لا کر دیتے رہے۔ اُن کا منشا تھا کہ یہ بم سپرنٹنڈنٹ اور جیل کے وارڈنز پر پھینکیں۔

تار برقیات

لنڈن ۲۵ ستمبر ٹائمز کا کارسپانڈنٹ مقیم سالونیکا لکھتا ہے کہ سروی فوجیں اور قیدی گرفتار کر رہے ہیں۔ اب بلغاریوں کو یقین دلایا گیا ہے کہ تمہارے ساتھ اچھا سلوک کیا جائیگا لہذا وہ زیادہ مستعدی سے مطیع ہو رہے ہیں۔ انقبضے کا ایک تبادلہ کا تار مظہر ہے کہ گلمک کلاں پر اتحادیوں کے قابض ہونے سے پیشتر ایک بلغاری بٹالین نے جرمن افسروں کے خلاف علم بغاوت کھڑا کیا۔ اُن کا کمانڈر دو افسر اور متعدد آدمی مارے گئے۔

لنڈن ۲۶ ستمبر سرکاری خبر ہے کہ متعدد ہوائی جہاز دشمنوں کے ساڑھے دس بجے رات اور نیم شب کے درمیان اور شمال مشرقی ساحل پر حملہ آور ہوئے۔ شمالی اور شمالی مڈلینڈ اضلاع میں کئی مقامات پر انہوں نے بم پھینکے جنوبی ساحل پر بھی ایک ہوائی جہاز کی یورش کی خبر آئی ہے۔

لنڈن ۲۵ ستمبر جنرل ہیگ کا سہ پہر کا مراسلہ مخبر ہے کہ کورسلٹ کے مشرق کیجانب دشمن نے ایک حملہ کیا تھا۔ وہ پسپا کر دیا گیا ہے ہم نے نیوشیپل کے شمال میں اور یلچ کے شمال میں گزشتہ سرنگیں اڑا دیں۔ اور دشمن کے مورچوں کو سخت نقصان پہونچا دیا۔ ہم نے محاذ جنگ کے شمال کی جانب متعدد نقاط پر دشمن کی خندقوں پر یورش کی۔

لنڈن ۲۵ ستمبر پیرس۔ اس سہ پہر کے مراسلہ میں مرقوم ہے۔ سوم پر سخت گولہ باری ہو رہی تھی۔ واڈکس جنگل پر جو جرمنوں نے حملہ کیا تھا۔ اُس کو ہم نے باسانی پیچھے ہٹا دیا۔ دشمن کے ہوائی جہازوں نے لونیل پر بم برسائے۔ ایک عورت قدرے زخمی ہوئی۔ اور بہت خفیف سا نقصان ہوا۔ مینر برین کے شمال میں دشمن کا ایک ہوائی جہاز نیچے گرا دیا گیا۔ تین اور ہوائی جہازوں کو سخت نقصان پہونچا کر نیچے اتار لیا گیا۔ فرانسیسی ہوائی جہازوں نے گسکارٹ نامی گاؤں۔ اور اسکے سٹیشن تھیانویل اور رومبچ کے کارخانوں۔ اور اوڈون لے رومن کے ریلوے سٹیشن پر بم پھینکے رومبچ میں آتشزدگی ہوئی۔

لنڈن ۲۶ ستمبر گزشتہ رات کا مراسلہ جنرل ہیگ کیجانب سے یوں راوی ہے۔ کہ آج ہم نے انگر کے جنوب میں حملہ کیا اور ہر جگہ کامیاب رہے ہم نے کومبل اور مارٹین پوچ کے درمیان ایک میل کے عمق میں چھ میل کے ایک محاذ پر دشمن کے مورچوں پر حملہ کیا۔ موروبل اور لیس بیوفس کے محفوظ دیہات پر قبضہ کر لیا۔ اور ساتھ ہی اُن کے خندقوں کی کئی قطاریں لے لیں۔ موروبل جو کومبل کے شمال بلندیوں پر۔ اور اُس کے نیچے خندقیں اور تہ خانے بنے ہوئے تھے۔ اور تاروں کے پھندے لگے ہوئے تھے۔ اس طرح یہ قلعہ نہایت محفوظ تھا۔ ان دونوں گاؤں پر قبضہ ہو جانے سے بڑا فوجی فائدہ ہوا ہے۔ اور عملی طور پر کومبل کے ساتھ دشمن کا سارا رابطہ منقطع ہو گیا ہے۔ قیدیوں اور کلدار توپوں کی خاص تعداد اور سامان جنگ کا ایک بڑا بھاری ذخیرہ ہمارے ہاتھ آیا۔ اس لڑائی میں دشمن کا سخت نقصان ہوا۔ مگر ہمارا نقصان نسبتہً کم تھا۔ کل کے ہوائی جنگ میں دشمن کے چھ ہوائی جہاز ہلاک کر دیئے گئے۔ اور تین اور ہوائی جہازوں کو نقصان پہنچا کر نیچے اتار لیا گیا۔ ہمارے تین جہاز نہیں بچے۔

لنڈن ۲۵ ستمبر روما۔ سرکاری طور پر کہا گیا ہے کہ الپائن فوج نے کار داغال کی چوٹی پر جو ۱۸۶ فیٹ بلند ہے۔ اور کوہ کاردیل کے شمال مشرق میں واقعہ ہے۔ قبضہ کر لیا ہے۔ دشمن نے جان توڑ کر مقابلہ کیا۔ اور باوجود دشمن کی فوری سخت گولہ باری کے مورچوں کو خوب مستحکم کر لیا گیا۔

لنڈن ۲۶ ستمبر ایک اطالیانی نیم سرکاری خبر کارٹا فال تسخیر کی اہمیت پر بڑا زور دیتا ہے جو آدیسوٹا وگنول اور ورنیا کے بین وادیوں کے درمیان ناہموار ڈھلوانوں کے کنارے کے پرے خاص چوٹیاں ہیں۔

لنڈن ۲۵ ستمبر سالونیکا کا ایک فرانسیسی سرکاری تار مظہر ہے کہ اتحادی میسرو پر برابر بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ اور بتاتا ہے کہ اتحادی بڑی نزدیکی کے ساتھ باہم مل کر کام کر رہے ہیں۔

لنڈن ۲۶ ستمبر سالونیکا۔ اتحادیوں نے اتوار کے روز فلودینا کی مضافات میں ایک سخت جارحانہ حملہ شروع کر دیا ہے۔ جو تمام اطمینان بخش نتائج کے ساتھ سارا دن جاری رہا۔ اور روسیوں نے ایک خاص پہاڑی پر قبضہ کر لیا۔ فرانسیسیوں نے ایک گاؤں پر قبضہ کر لیا اور سروی گروسوگارڈو کی شمالی سرحد سے عبور کر گئے۔ مگر اب وہ بیرنی پر سخت بالمقابل جنگ کر رہے ہیں۔

اڈیٹوریل نوٹس

ہندوستانی مسیحیوں کی آل انڈیا کانفرنس

ہندوستانی مسیحیوں کی آل انڈیا کانفرنس جیسا کہ این۔ ایم۔ ایس کا قاصد مخبر ہے امسال بڑے دن کی رخصتوں میں شہر ... میں فراہم ہوگی۔ اور ہندوستانی مسیحی قوم کی فلاحیت اور ترقی کے متعلق متفرق مضامین پر بڑی دلچسپ اور سرگرم بحث مباحثے بھی ہونگے۔ کانفرنس ہر ایک تجویز کو بہت جلد عملی جامہ پہناکر اس ملک کے مسیحیوں کے درمیان قائم اور جاری کر دیا جائے۔ گذشتہ سال کی کانفرنس میں جو تجاویز پیش اور منظور کی گئیں تھیں اُن میں سے ایک نے تو عملی جامہ پہن لیا ہے۔ اور امید کیجاتی ہے کہ اُس کے عمدہ نتائج بہت جلد ظہور میں آجائینگے یعنی ہندوستانی مسیحیوں کی طرف سے امپیریل اور جنوبی کونسلوں میں ہندوستانی مسیحی نمائندگان کے انتخاب اور تقرر کی درخواست گورنمنٹ سے کیجائے جس کے لئے حضور ویسرائے کی خدمت میں وفد پہنچ چکا ہے۔ اور حضور ویسرائے نے امید افزا جواب بھی عطا فرمایا ہے۔ جس کا ذکر ہم کسی گزشتہ نمبر میں کر چکے ہیں۔ مگر اس تجویز کی تکمیل کا ابھی تک پتہ نہیں کہ ہندوستانی مسیحیوں کی جانب سے انگریزی ایک ایسا اخبار جاری کیا جاوے جو ہندوستان کے مسیحیوں کو گورنمنٹ ہند کے سامنے ریپریزنٹ کرے۔ ہندوستانی مسیحیوں کے پولٹیکل حقوق کی حفاظت کرے۔ اور اُن کے دکھوں اور ضرورتوں کو گورنمنٹ کے سامنے پیش کرکے ان کی امداد کی درخواست کرے۔ ہم ایسے اخبار کے بڑے منتظر ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ اسی قسم کا اخبار اُردو میں بھی جاری ہو تاکہ اُردو دان پبلک بھی قومی اصلاح اور ترقی میں حصہ لے سکے۔ ہماری دانست میں بہتر ہوگا کہ وہ اخبار پہلے اُردو زبان میں نکلے۔ اور بعدہٗ انگریزی میں۔ اس سے بھی وہی مقصود حاصل ہوگا جو انگریزی اخبار سے ہے علاوہ بریں اس کے اخراجات انگریزی اخبار کے اخراجات کی نسبت کم ہونگے۔ اور اشاعت بھی خاصی ہوگی۔ جب یہ اخبار چل پڑے تو اُس کے ساتھ ہی سال دو سال بعد یا جیسا موقع ہو انگریزی اخبار بھی جاری ہوسکتا ہے۔ غرض یہ ہے کہ کانفرنس اس کام کی طرف بہت جلد توجہ دے ایک سال ہونے کو آیا ہے کہ یہ کام ابھی تک جاری نہیں ہوا۔ ہمیں یہ دیکھ کر سخت افسوس ہے امسال جن امور پر بحث ہوگی۔ اُن میں سے چند ایک یہ ہیں (۱) دیسی مسیحیوں کی پولٹیکل حالت (۲) مسیحی نوجوانوں کے واسطے صنعت وحرفت کی تعلیم کا انتظام (۳) دیسی مسیحیوں میں کس طرح اتحاد و یگانگت بڑھایا جاوے۔ (۴) دیسی مسیحی طلباء کے لئے ہندوستان سے باہر جاکر تعلیم حاصل کرنے کے واسطے وظائف کا انتظام (۵) ٹرانسوال اور چین کے دیسی مسیحی۔ (۶) دیسی مسیحی اور ریاست میسور کے قوانین (۷) مسیحی سکولوں کے واسطے مسیحی اُستاد (۸) بعض علاقوں میں دیسی مسیحیوں کو آباد کرکے اُن کو صنعت وحرفت اور کاشتکاری کی تعلیم دینا (۹) دیسی مسیحیوں کے متعلق سرکاری قوانین (۱۰) دیسی مسیحیوں کی مشکلات (۱۱) ہم کس طرح اپنی اپنی ایسوسی ایشن کو عام پسند اور سب مسیحیوں کی طرف سے ذمہ دار اور با اختیار بنا سکتے ہیں۔ (۱۲) دیسی مسیحیوں کو انڈین آرمز ایکٹ سے معافی حاصل کرنی (۱۳) دیسی مسیحیوں کے واسطے پنشن اور پراویڈنٹ فنڈ کا مہیا کرنا (۱۴) تمام دیسی مسیحیوں کے نام اور پتہ کی فہرست بشکل ایک ڈائرکٹری کے (۱۵) دیسی مسیحی کس طرح اپنی کلیسیا کے وفادار ممبر رہ سکتے ہیں بغیر فرقہ بندی کے تنگ خیالوں کے (۱۶) غریب مسیحیوں کے واسطے وظائف تعلیم حاصل کرنے کے واسطے (۱۷) دیسی مسیحی قوم (۱۸) دیسی مسیحیوں میں سے کس طرح ذات پات کا خیال دور کیا جاوے (۱۹) دیسی مسیحی کہاں تک ملک کی قومی تحریک میں حصہ لے سکتے ہیں (۲۰) دیسی مسیحی عورتوں کی صنعت وحرفت کی تعلیم کہاں تک ہوسکتی ہے جس سے کہ مسیحیوں کی مالی حالت میں ترقی ہو (۲۱) مسیحیوں کے واسطے کوآپریٹو کریڈٹ سوسائٹیاں اور دیگر مالی بہبودی کے متعلق سوسائٹیاں (۲۲) سرکاری مدد سے مسیحیوں کا غیر آبادی علاقوں میں آباد کرنے کا انتظام۔

مذہبی اخبارات } مسیحی مذہب اور مسیحی علم ادب کی ترسیع اور اشاعت میں ٹریکٹ اور ماہواری رسالجات اور ہفتہ وار اخبارات خصوصاً موخر الذکر نہایت مفید ذریعہ ثابت ہوئے ہیں۔ مگر ٹریکٹوں اور رسالوں کی بہ نسبت مذہبی اخبارات زیادہ کارآمد ہیں۔ کیونکہ ایک تو اُن کی سالانہ قیمت نسبتاً کم ہوتی ہے۔ دوسرے اُن کے مضامین مختصر مگر متعلق ہوتے ہیں مسلسل،

اور مختلف اقسام کے مزید مضامین اور نوٹ ہر ہفتے نئے ناظرین کے سامنے آجاتے ہیں جن سے طبیعت اکتا جانے کی بجائے استراحت اور شگفتگی آجاتی ہے۔ ناظرین کو تبادلہ خیالات کا اچھا موقع ملتا ہے۔ اور اگر مذہبی اخبارات بڑی ہوشیاری اور محنت کشی اور وسیع سامانوں کے ساتھ ایڈیٹ کئے جائیں اور ایڈیٹر کی امداد مسیحی مذہب کے بڑے بڑے اہل قلم اور علما کی دماغ سوزی اور عرق ریزی سے کیجا ہے تو اُن کے مفید اور دلچسپ ہونے میں کوئی شبہ باقی نہیں رہتا۔ الغرض مسیحی مذہب کی درس تدریس تعلیم و تعلم۔ تشریح و توضیح۔ واقفیت بہم پہونچنے اور پہونچانے اور رائے زنی کرنے اور روحانی ترقی کرنے اور کرانے غیر مسیحیوں کو مختلف طرز سے مسیحی پیغام پہونچانے۔ نجات کی خوشخبری دینے اور اُن کے اعتراضات اور سوالات کا جواب دینے کیلئے اخبارات بنہایت فایدہ مند اور آسان ذرایعہ ہیں۔

اخبارات اور ہمارے ہندوستانی مسیحی بھائی

مگر اب سوال یہ ہے کہ اس صیغہ میں ہمارے ہندوستانی مسیحی بھائیوں نے کہاں تک دلچسپی لی اور عملی ثبوت دیا ہے دینی اخبارات کی اہمیت اور ضرورت اور قدر و منزلت کو انہوں نے کس قدر سمجھا اور کس قدر اپنی ترجیحات تو بیچ مبذول فرمایا ہے؟ جہاں تک دیکھا جاتا ہے اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ہمارے ہندوستانی بھائی۔ اگرچہ ان میں بڑے بڑے عالم فاضل اور متمول اصحاب کی کچھ کمی نہیں اور یہی دونوں باتیں اخبار کے اجرا اور قیام اور اشاعت کی ضروری چیزیں ہیں۔ کانوں میں تیل ڈالے خراٹے بھرتے خوب سو رہے ہیں۔ اُن کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی کسی کو اس طرف خیال بھی نہیں آیا۔ اور اگر شاید کبھی کسی کو ایسا خیال آیا بھی تو وہم کی طرح آ گیا ہیڈ کرسیمی اخبار کی ضرورت وغیرہ پر اوپر اوپر کی باتیں کریں اور بس۔ اور اگر زیادہ بڑھے اور اس پر خیالی گھوڑے دوڑائے تو مشکلات کا ایک پہاڑ بنا کر اپنے ذہن میں کھڑا کر لیا۔ اور اسی پہاڑ کے ساتھ اُن کے خیالات اور وہم ٹکرا ٹکرا کر پاش پاش ہو گئے۔ یا عمدہ خیالات اور راؤں کے جو دریا باہم اس امر پر گفتگو کرتے کرتے دریا کی امنڈ پر پڑے تھے گفتگو ختم ہونے کے بعد اُن کا پانی بخارات بن کر بالکل اُڑ گیا اور پیچھے صرف گیس ہی باقی رہ گیں۔ اور تھوڑے دنوں بعد اس کا وہم گمان بھی دماغوں سے کافور ہو گیا۔ پیارے ہندوستانی مسیحی بھائیو ذرا آنکھیں کھولو۔ جاگو دیکھو۔ غور کرو۔ ہمارے ہندو مسلمان ہموطنوں نے مذہبی اخبارات کی اور ایسے ہی پولٹیکل اخبارات کی اہمیت ضرورت اور قدر و منزلت کس قدر کی۔ انہوں نے اخبارات کی حقیقت کو سمجھا اور خوب سمجھا۔ بیٹھ کر مشورے کیں۔ اور رزولیوشن پاس کئے۔ اور جھٹ پٹ اُن کو عملی جامہ پہنا دیا پبلک نے بھی بڑی دلچسپی اور سرگرمی سے اس کام کا خیر مقدم کیا اور خریدار بنکر مالکوں کا ہاتھ بٹایا اور ایڈیٹروں کے حوصلے زیادہ کئے۔ پبلک کو اخباروں سے خوب فایدہ پہونچا۔ تجارت کو رونق ہوئی مذہب کی اشاعت ہوئی۔ اور اُن کی قومی زندگی میں روح رواں جاری ہوئی اور وہ زندہ قوم کہلانے لگ پڑے۔

عزیز ناظرین اب ہمیں یہ خیال گزرتا ہے کہ اس ملک ہندوستان میں جس کو بعض اوقات بر اعظم ہندوستان کہتے ہیں۔ ایک بھی ہندوستانی مسیحی اخبار نہیں جو اپنے مذہب اور قوم کے حقوق کی حفاظت اور مدد کرے مسیحی مذہب کی اشاعت کر کے اپنے روحانی فرایض ادا کرے اور قوم کی خدمت کر کے اس کو سرسبز اور بارآور بنائے تو ہمارے رنج اور اندوہ کی کوئی حد نہیں رہتی۔ کیا ہمارے ہندوستانی مسیحی بھائیوں میں عالموں فاضلوں اور دولتمندوں کی کمی ہے؟ اگر وہ ایک سے چار بارسوخ اور باثروت اور صاحب علم ہندوستانی بھائی مل کر اس کام کا مشورہ کریں اور اس کو عملی جامہ پہنا دیں تو کیا یہ مشکل بات ہے؟ ہرگز ہرگز نہیں۔ صرف ہمت خدا پر بھروسہ درکار ہے۔ اور بس یقین جانو کہ خدا اُس کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتا ہے۔

تثلیث فی التوحید

ہمارے معزز ناظرین کو معلوم ہوگا۔ کہ گزشتہ دو تین نمبروں میں سلسلہ مراسلات کے اندر یہاں کے ایک ہندوستانی مسیحی بھائی مسٹر عبدالحق صاحب کے قلم سے لکھا ہوا مضمون "تثلیث فی التوحید" سے معنون شایع ہوتا رہا جس میں تثلیث فی التوحید کے اہم مگر ضروری مسئلہ کو جو ابھی تک حیز استدلال سے باہر تھا از روئے علم منطق و فلسفہ نہ صرف قرین عقل اور قابل استدلال ہی ثابت کر دکھایا بلکہ واضح کر دیا ہے کہ وہ مسئلہ از روئے علم منطق و فلسفہ بالکل صحیح ہے اور مسلمانوں اور ہندوؤں کی محض وحدت اور خشک وحدیت الٰہی سے اصح اور اظہر اور اکمل ہے۔ اور یہ بھی دکھایا گیا ہے کہ جب محمدی علما نے اس ذات متناہی پر غور و تحقیق کرنے کے

نے منطق اور فلسفہ کی عینک لگائی تو اُن کو وحدانیت کے عوض میں تثلیث ہی نظر آئی۔ اگرچہ انہوں نے اس کی قطعی چشم پوشی کی۔ یہ مسئلہ اُن کے ذہن کے سامنے اُن کے سلسلہ استدلال میں واجب طور پر آیا تو ضرور مگر اُس کا ظاہرا اقرار کرنے سے شرما گئے۔ اس مضمون کے پڑھنے سے یہ تو ظاہر ہو جاتا ہے کہ تثلیث کا مسئلہ لاینحل اور ورائے عقل نہیں ہے۔ یہی مضمون ایک دوسرے آوردہ ہندو مسلمان اڈیٹران کے پاس بھیجا گیا تاکہ فاضل اڈیٹر صاحبان اس پر اعتراض کریں۔ اور پھر ان اعتراضات کا جواب بھی دیا جائے۔ مگر فی الحال صدائے برنخاست کی ہی تصدیق ہے ہمیں تو اُمید واثق ہے کہ یہ مضمون لاجواب ہے مگر شاید کوئی مرد میدان نکل آئے تو تعجب نہیں۔

ساتھ ہی اس کے ہمارے ناظرین پر روشن ہو کہ ہم اس مضمون کو بہ اضافہ دیگر امور مفیدہ کے جو اس مضمون کو سریع الفہم بنانے میں مدد معاون ہونگے۔ ٹریکٹ کی صورت میں شائع کرنے کا انتظام کر رہے ہیں۔ مضمون ہذا اڈیٹ ہو رہا ہے۔ اسمیں ایسے حواشی درج کئے جائیں گے جن سے مطالب روشن اور واضح ہو جائیگا۔ اور ناظرین کو علم منطق کا بھی ایک گونہ علم ہو جائیگا۔ جو صاحب یہ ٹریکٹ خریدنا چاہیں وہ ہمارے پاس درخواست بھیج دیں۔ طبع ہو جانے پر قیمت مقررہ پر وہ ٹریکٹ روانہ خدمت شریف ہو جائیگا۔

ہماری درخواست

مضمون مسطورہ بالا کو مدنظر رکھ کر ہم اپنے معزز ناظرین سے التماس کرتے ہیں کہ آپ لوگ بھی اپنی طرز تحریر کو بدل دیں اور بجائے الزامی جوابات دینے کے منطقی اور فلسفی تحقیقات سے جواب دیں۔ الزامی جوابات کافی سے زیادہ دیئے جاچکے ہیں۔ نقلی ثبوت بکثرت بہم پہونچائے جاچکے ہیں۔ اب ذرا اس طرف بھی دھیان دیں۔ یہ سچ ہے کہ کلام کے حوالجات کا مرتبہ اور درجہ افضل اور ضروری ہے کسی دینی امر میں آدمی اُسی وقت قائل ہو کر تسلیم خم کرنے کو تیار ہو جاتا ہے جبکہ روح القدس کلام کی دودھاری تلوار سے اُس کے دل کو چھید دیتا ہے۔ اور وہ پنتیکوست کی بھیڑ میں سے تین ہزار آدمیوں کی طرح بول اُٹھے کہ اَے بھائیو ہم کیا کریں۔ منطقی اور فلسفی جوابات کا کام تو صرف مخالف کو خاموش اور لاجواب کر دینے کا ہے اور بس۔ صرف اسی مدعا کو مدنظر رکھ کر ایسے دلائل دینے کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد فوراً کلام کیجانب رجوع کرنا چاہیئے۔ پس ہماری التجا ہے۔ کہ ہمارے معزز اور عالم فاضل ناظرین اپنی طرز تحریر کو اس سمت بھی منعطف کریں۔

رنگون میں ایک مشنری یادگار مینار

امریکن بابیٹسٹ سوسائٹی نے یکصد سال تک ہندوستان میں جو خدمت کی ہے۔ اور جو کامیابی حق تعالےٰ نے اس کے اس عرصہ دراز کے کام پر عنایت فرمائی ہے۔ اُس کی یادگار میں رنگون شہر میں ایک مینار تعمیر ہو رہا ہے۔ یہ خدا باپ کی شکرگزاری کا ایک یادگار مینار ہے جس نے اپنی بڑی محبت سے اپنے بیٹے کو اس دنیا میں بھیجا تاکہ دنیا کا منجی ہو۔ اور دنیا کی اُس محبت کی شکرگزاری فرمائی ہے۔ جس سے اُس نے ہمیں پیار کیا اور اپنا آپ ہمارے عوض قربان کر دیا۔ اور روح القدس ہدایت اور امداد کی شکرگزاری میں ہے جو وہ شروع سے اپنے بندوں کو اُن کے کام۔ دکھ مصائب۔ اور ضرورتوں کے وقت عطا فرماتا رہا ہے۔ اس مینار کا فرش سنگ مرمر کا ہے۔ اور سیڑھیاں جو اوپر کو جاتی ہیں۔ وہ لوہے کی ہیں۔ دروازہ برنجی ہے۔ اور چار ڈائلوں والی بجنے والی گھڑی اُس پر لگی ہوئی ہے۔ اور ویسٹ منسٹر کے گھنٹے اُس گھڑی میں بجتے ہیں۔ اس کی کل لاگت ۱۳ ہزار ڈالر ہے۔ جو ھیارک واقعہ امریکہ کے ایک متمول شخص مسٹر ایم۔ جے۔ اکبرو ان صاحب ایم۔ ڈی۔ ایل ایل ڈی نے عنایت فرمائی ہے۔ پہلے اور سب سے بڑے گھنٹہ پر یہ الفاظ کندہ ہیں۔ ”اس کام کے پرشکر یادگار۔ کا عطیہ جو (کام) خدا نے گذشتہ چند سال میں امریکن مشنریوں کے ذریعہ سے کیا۔ علاوہ اس کے یہ الفاظ بھی مرقوم ہیں ”خداوند کے فرشتہ نے کہا۔ دیکھو میں بڑی خوشی کی بشارت دیتا ہوں جو ساری اُمت کے واسطے ہوگی۔ کہ تمہارے لئے ایک منجی پیدا ہوا ہے یعنی مسیح خداوند۔ عالم بالا پر خدا کی تمجید ہو۔ اور زمین پر اُن آدمیوں میں جن سے وہ راضی ہے صلح ہو“ دوسرے گھڑیال پر یہ لکھا ہوا ہے۔ ”اُس کا نام عجیب مشیر کہلائیگا“ تیسرے پر ”خدائے قادر ابدیت کا باپ“ اور سب سے چھوٹے اور چوتھے گھنٹے پر مسطور ہے ”صلح کا شہزادہ“ یہ مینار ۷۵ فیٹ بلند اور ۱۴ مربع فیٹ ہوگا۔ اور انجیلی کام کے لئے نہایت موزوں موقعہ ہے۔

ہندوستانی موسیقی کا مسیحی بیت العلوم

کچھ عرصہ سے تمام مسیحی مرکزوں میں اسباب کا بڑے زور سے احساس اور اعتراف کیا جا رہا ہے کہ جب تک کہ ہندوستانی طریقے عمل میں نہ لائے جائیں۔ تب تک مسیحی مذہب کی سچائیاں ہندوستان میں کافی موثر طور پر اور کامیابی کے ساتھ اشاعت نہیں پا سکتیں۔ اس ضرورت کو مدنظر رکھ کر جہاں اور بہت سی باتوں میں عملی پہلو اختیار کئے جا رہے ہیں۔ وہاں گانے بجانے کے شعبہ میں بھی کوشش اور سعی کی جا رہی ہے اور اس کام کو باترتیب چلانے اور انجام تک پہنچانے کے لئے۔ مدراس کی کرسٹو سماج یعنی مسیحی کلیسیا نے "دی کرسچن اکیڈمی آف انڈین میوزک" کے نام سے ایک بیت العلوم قائم کیا ہے جس میں ہندوستانی علم موسیقی یا راگ ودیا کی تعلیم علمی اور عملی طور پر باقاعدہ دی جایا کرے گی جس کے لئے ۳۲۰۰ روپیہ کی ضرورت ہے۔ مدراس کے انگریزی اخبار کرسچن پیٹریٹ نے اس رقم کے لئے ہندوستانی مسیحیوں سے ایک اپیل کی ہے۔ ہماری رائے میں اگر پنجاب میں بھی تمام کلیسیاؤں کی ایک متحدہ "راگ ودیالیہ" قائم کیا جائے تو انجیل کی بشارت کے کام میں چار چاند لگ جائیں گے۔ کیونکہ مسیح کو مشرقی رنگ اور طریق میں اہل مشرق کے سامنے پیش کرنے کے طریقوں میں سے ایک بہترین طریق ہے۔ اور اپنے ملک اور قوم اور زبان کے لحاظ سے یہ طریق نہایت دلکش اور مفید اور تیر بہدف ثابت ہوگا۔

مصنوعی ناک

سچ ہے۔ ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔ اس جنگ یورپ نے جہاں دیگر طبعی اخلاقی اور روحانی امور میں ترقیاں اور نئے نئے اکتشافات اور ایجادات پردہ کتم عدم سے منصہ ظہور پر لا رکھے ہیں۔ وہاں علم جراحی (سرجری) کے متعلق بھی بہت سی ایجادیں ہو چکی اور ہو رہی ہیں۔ منجملہ ان کے ایک نئی ایجاد ناک کی ہے۔ چنانچہ مانچسٹر (انگلینڈ) ایک فوجی ہسپتال میں ایک آئرش سپاہی زخمی ہو کر آیا ہے جس کا قد ۶ فیٹ ۲ انچ ہے۔ گولے کے ایک ٹکڑے کے لگ جانے کے سبب سے اس کی ناک جھڑ گئی تھی۔ ڈاکٹروں نے ملکر اس کی ناک باقیماندہ غیر مصرف حصہ کو بھی کاٹ کر اور زخم تندرست کر کے ایلومینیم کی ناک لگا دی جس سے وہ آدمی اب بخوبی سانس لے اور سونگھ سکتا ہے۔ کسی قسم کا قدرتی اس مصنوعی ناک میں افتراق پایا نہیں جاتا۔ کیا بلحاظ صورت اور کیا بلحاظ عمل کے آدمی کو صرف اتنا کرنا پڑتا ہے کہ ہر شش ماہی کے بعد وہ ناک اتار کر نئیں رنگ سازی کے لئے لندن بھیجنا پڑتی ہے۔ اس اثنا میں وہ دوسری ناک چڑھا لیتا ہے۔ جو اس کے پاس اسی مقصد کے لئے فالتو رکھی ہوتی ہے۔ اگر کچھ تکلیف ہوتی ہے تو صرف اسی قدر کہ ناک لگانے کے لئے ایک قسم کا لیپ تھوڑے عرصہ تک لگانا پڑتا ہے۔ اور اس کو اتارنے کے لئے بہت کھرچنا پڑتا ہے۔

شراب کی خرابیاں

میتھوڈسٹ منسن کے متعلق لوکل وومنس کرسچن ٹمپرنس یونین کا جلسہ ۲ اگست کو فراہم ہوا تھا جس میں چھبیس مسیحی خواتین حاضر تھیں۔ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ مسز الیف بی پرائس نے ایک مضمون پڑھا جس میں انگلستان اور امریکہ کے تعداد و شمار کے مطابق شراب کے اثرات کی بابت ذیل واقعات اور حقائق پیش کئے یعنی انگریزی تخمینہ کے مطابق ۷۵ فیصدی جرائم (ایک انگریزی جج ۹۰ فیصدی لکھتا ہے) اور ۶۰ فیصدی امراض سودا اور مالیخولیا کے شراب کی براہ راست یا بلا واسطہ تاثیرات سے معرض ظہور میں آئیں۔ شرابخوروں کی عام بیماریاں دیگر اشخاص کی عام امراض کی بنسبت اشتداد زمانہ میں ۲½ گنا زیادہ ہوتی ہیں۔ آرچ بشپ آف آئرلینڈ کا بیان ہے کہ ۸۰ فیصدی افلاس کے واقعات صرف شرابخوری کی وجہ سے ظہور میں آتے ہیں۔ امریکن تعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس تمام روپیہ کا جو آوارہ گرد یا مفلس بچوں کی امداد میں دیا جاتا ہے۔ ۴۶ فیصدی ان بچوں کی خبرگیری پر خرچ ہوتا ہے جو شرابخوری کا شکار ہو چکے ہیں۔ شرابخور والدات اپنے شیرخوار بچوں میں سے نصف سے زیادہ گنوا دیتی ہیں جبکہ متقی و پرہیزگار والدات کے (ہاں) ¼ سے کم بچے ضایع ہوتے ہیں۔ مسز پرائس نے انسانی عمر کا وہ عرصہ بھی بتا دیا جبکہ شرابخوری کی عادت پڑ جاتی ہے۔ مثلاً شرابخوروں میں سے ۲½ فیصدی کی اس وقت شرابخوری کی عادت پڑ گئی۔ جبکہ وہ ایک اور بارہ برس کے درمیان کی عمر میں تھے ۲۳ فیصدی آدمی ۱۲ اور ۱۶ برس کے درمیان عمر میں ۳۹ فیصدی ۱۷ اور ۲۱ برس کی درمیان عمر میں شرابخوری کی بری عادت کا شکار ہو گئے۔ اور باقیماندہ ۲۱ برس کی عمر کے بعد شراب کے عادی ہوئے۔ والدین اور استاد بچوں کو اس بری عادت سے بچائیں

مراسلات

اسیسی کا سینٹ فرانسس

ترجمہ

پہلا باب

پیدائش اور ابتدائی سال ۱۱۸۲ء

بہت دور ملک اٹلی کے بیچ میں اُن پہاڑوں کے ڈھلوان پر جو خوش منظر امبریا کے میدان کو گھیرے ہوئے ہیں اسیسی کا چھوٹا سا شہر واقعہ ہے۔ اُس کے اوپر کوہ سباسیو واقع ہے اور یہ زرخیز میدان اُس کے دامن میں ہے۔ پہاڑوں کے نیچے والی ڈھلوان جگہوں میں انگورستان اور زیتون کے باغات ہیں۔ اور اُن کی چوٹیوں پہ محلات اور بستیاں ہیں۔

اُن جنگی زمانوں کی ضرورت کے مطابق اسیسی کے چاروں طرف ایک مضبوط اونچی دیوار تھی۔ بڑے گرجے کے گھنٹے خطرے کی خبر دینے کے لئے بجنے کو ہمیشہ تیار رہتے تھے۔ اور ہوشیار مرنے والے گھنٹے کی آواز سُنکر شہر کے باشندے جلدی سے مسلح ہوکر اپنے شہر کو سب دشمنوں سے بچاتے تھے پہ ناشائستہ اور بے قاعدگی کا زمانہ تھا جس میں خوفناک بہادری اور سخت فساد ظہور میں آتے تھے۔ اور بڑی جہالت اور باطل پرستی پھیلی ہوئی تھی۔ اور وحدت کم پایا جاتا تھا۔ زمانہ کا یہ حال تھا۔ جب فرانسس پیدا ہوا۔

اُس کا باپ پیٹرو برناڈون ایک مالدار بزاز تھا۔ اِن ایام میں لوگ بہت سفر نہ کرتے تھے۔ اور مالدار سوداگروں ہی سے جو دور دراز ملکوں میں سفر کیا کرتے تھے۔ لوگوں کو بیرونی دُنیا کی خبریں ملا کرتی تھیں۔

برناڈون اکثر اس قسم کے لمبے سفر اختیار کرتا تھا۔ وہ قیمتی چیزوں کی تلاش کی غرض سے اکثر فرانس جایا کرتا تھا جن کو وہ مالدار شہر والوں اور فوجی جاگیرداروں نوابوں اور ان کے گھرانوں کے لوگوں کو فروخت کرتا تھا۔ ۱۱۸۲ء میں جب وہ دور سفر کر رہا تھا اُس کے یہاں ایک بیٹا پیدا ہوا۔ اُس کی بیوی مُونا پیکا حلیم۔ باعصمت اور خوبصورت تھی۔ اور اُس کا دل اپنے پہلوٹھے بیٹے کی اُمیدوں سے پُر تھا۔

ماں اپنے بچے کو سین رفینو اسیسی کے کتھیڈرل کے حوض پر لائی۔ اور بپتسمہ کے وقت اُس کا نام جان رکھا گیا۔ لیکن جب برناڈون فرانس سے واپس آیا۔ اُس نے اپنے بیٹے کا نام اُس ملک کی محبت کے سبب جہاں سے وہ اس وقت آیا تھا فرانسسکو رکھا۔ بچپن کے زمانہ ہی میں فرانسس کو فرانسیسی زبان بولنا سکھایا گیا۔ اور تمام عمر اس کو ملک فرانس سے اپنی زبان اور عزیزوں کے باعث ہمیشہ خاص محبت رہی۔ فرانس فرانسس کے لئے بہادری کی سرزمین تھی۔ اور فرانسس ہمیشہ ایک شریف پہلوان کی روح رکھتا تھا۔

جب فرانسس نے لڑکپن میں قدم رکھا وہ اسیسی کے اور لڑکوں کی طرح علم تحصیل کرتا رہا۔ سین جارجیو کے کاہن اُس کے مدرس تھے۔ اور اُن سے اس نے کچھ لاطینی سیکھی۔ اُس نے لکھنا بھی سیکھا۔ لیکن یہ آسانی سے نہ آیا۔ یہاں تک کہ جب وہ کوئی خط بھیجتا تھا تو دوسروں سے لکھوا کر وہ اُس پر مسیح کی صلیب کے نشان سے دستخط کرتا تھا۔ (مُنتا لعل عزیز از اورنگ آباد دکن)

فرمانِ رسول اللہ

حرف مارتا پر روح جلاتی ہے

میرے پاس کسی صاحب نے رومی کلیسیا کی تائید میں ایک کتاب بھیجی ہے یہ معلوم نہیں کہ کس صاحب کی مہربانی ہے۔ میں تو اپنے خیالات رومی کلیسیا کی نسبت ایک رسالہ میں ظاہر کر چکا ہوں۔ جو پنجابی میں ہے۔ اور جس کا نام ہے راہ پیا جانئے یا واہ پیا جانئے وہ کتاب یک آنہ قیمت پر پنجیب بک سوسائٹی سے ملتی ہے جو کچھ اس رومی کتاب میں ہے۔ اُن سب باتوں کا جواب میرے رسالہ میں موجود ہے۔ زیادہ خامہ فرسائی کرنے سے کیا حاصل۔ اس رومی رسالہ میں دو باتوں کا خاص بیان ہے۔ جس پر پروٹسٹنٹوں کی توجہ دلانا چاہتے ہیں۔

اوّل یہ کہ۔ پروٹسٹنٹوں کو مذہب کا علم نہیں۔

خدا کا شکر ہو کہ ہم اس گناہ کے مجرم ہیں۔ ہم مذہب کا علم چاہتے بھی نہیں۔ ہمارا مذہب یسوع ہے پراٹسٹنٹ از آل ہمارا مذہب ہے۔ ہم مذہب کے بندھنوں سے آزاد ہیں۔ ہم عشق کے بندے ہیں۔ مذہب کے غلام نہیں۔ خدا محبت ہے اُس کا ظہور یسوع ہے۔ ہمارے لئے یہ بس ہے۔ رسول فرماتا ہے کہ یسوع تم میں بسے۔ یسوع تم میں صورت پکڑے۔ مذہب کی صورت رومی کلیسیا ہے۔ وہ یسوع بھی رومی کلیسیا کے بندے ہیں۔ جو رسمیت و رسوم اور دیگر مذہبی آداب و اینوں کے دلدادہ ہیں۔ ہم حرف سے آزاد ہیں۔ مذہب تو کسی دل

آگیا جب پہاڑ پر موسیٰ اور ایلیاہ خداوند یسوع کے حضور کھڑے تھے۔ اور پطرس وہیں رہنا چاہتا تھا آسمان سے آواز آئی کہ تم میرے بیٹے کی سنو۔ دیکھا تو سوائے یسوع کے وہاں کچھ بھی نہیں۔ مذہب موسیٰ اور ایلیاہ گم ہوگئے۔ اب صرف یسوع ہی یسوع ہے۔ ہم یسوع کے خون خریدے آزاد کئے ہوئے غلام ہیں۔

چہ ناسی کر مولائے نام توام
بجونت خریدہ غلام توام

مسیحیت صرف عشق ہے۔ عشق کو واہیات آداب دانیوں سے واسطہ نہیں۔

موسیا آداب دانا دیگر اند
سوختہ جاناں۔ رواناں دیگر اند

ہم خادمان دین کے بیشک فرمانبردار ہیں۔ ہم بزرگان دین مرحومین اور شہدا کی دل سے عزت کرتے ہیں مگر نہ ہم اُن سے دعا مانگ سکتے ہیں اور نہ گناہوں کی معافی کے طالب ہو سکتے ہیں۔ وہ بھی ہماری طرح خداوند کے محتاج ہیں۔ ایک مسلمان صوفی کا قول برحق ہے۔

پنجہ در پنجہ خدا دارم۔
من چہ پروائے ۔۔۔ دارم

وہ جو خدا کے بیٹے پر ایمان لاتا ہے اپنے اندر گواہی رکھتا ہے ہم یسوع کے گواہ ہیں۔ سب یسوع کے محتاج ہیں

میں ایک دن دھیان میں بیٹھا تھا۔ کہ ایک رؤیت نظر آئی۔ ایک نورانی صلیب اور اُس کیساتھ ایک جلالی صورت۔ میں وہیں سجدہ میں جھک گیا میں نے رؤیت میں دیکھا کہ میرے ساتھ ایک عورت بھی جھک گئی۔ اُس نے بھی اُس جلالی صورت کو سجدہ کیا۔ میں رؤیت میں حیران تھا کہ یہ مقدسہ بی بی کون ہے۔ ندا آئی کہ یہ مقدسہ مریم ہے۔ اس سے زیادہ گواہی اور کیا چاہیئے کہ خود مقدسہ والدہ

ابن اللہ کی محتاج اور پرستار ہے۔

نیز واضح ہو کہ آپ جو کلیسیا پر اس قدر زور دے رہے ہیں۔ کلام میں تو رسول اللہ کا یوں فرمان مرقوم ہے۔ کہ **اگر کوئی مسیح میں ہے تو نیا مخلوق ہے**۔ یہ نہیں تھا کہ اگر کوئی کلیسیا میں ہے تو نیا مخلوق ہے ایسی صریح صداقتوں کو چھوڑ کر ہم حرف کے پابند کیسے ہو سکتے ہیں۔ گر وہ چھوڑ کر ہم ہڈیاں نہیں چبا سکتے ہیں ؛

مغز از انجیل من بر داشتم
استخواں پیش سگاں انداختم

اور وہ مغز ہے **یسوع**

میں گذشتہ جون میں شملہ پہاڑ پر گیا تھا۔ اس پہاڑی سفر سے مجھے معرفت کے بڑے عجیب سبق حاصل ہوئے جن کو میں نے ایک رسالہ کی صورت میں تحریر کیا ہو۔ اس رسالہ کا نام میں نے کالکا شملہ ریلوے رکھا ہے۔ میں کوشش کر رہا ہوں کہ وہ چھپ جائے۔ جنہوں نے دیکھا ہے وہ تیار ہیں کہ اگر کسی اور صورت سے نہ چھپ سکے تو چندہ کر کے چھپوایا جاوے۔ ۔ ۔ ۸۰ صفحہ سے کم نہیں۔ اس لئے خرچ زیادہ ہوگا۔ میں اُس کو اعلیٰ درجے کے کاغذ پر عمدہ چھپوانا چاہتا ہوں قیمت زیادہ ہوگی۔ مگر اللہ والوں کے لئے بڑا عجیب تحفہ ہوگا۔ یہ ویسا رسالہ نہیں جیسا گذشتہ سال گورکھپور کے سفر پر لکھا تھا۔ وہ تو یاروں کے لئے دل لگی کا تحفہ تھا یہ عاشقان مسیح کے واسطے عجیب تحفہ ہے۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ یہ الہام سے لکھا ہے روح القدس نے لکھوایا ہے۔ کیونکہ تمام خیالات نئے ہیں جو اس سے پیشتر سننے میں نہیں آئے۔ خدا مدد کرے کہ یہ جلدی چھپ جائے۔ تاکہ مذہب کے بندے یسوع کے بندے ہو جاویں۔

پھر وہ رومی رسالہ والا کہتا ہے۔ کہ تم نے خدا کا کلام کہاں سے پایا۔ جواب یہ ہے کہ کلیسیا سے تو پھر کلیسیا کی پیروی کرو۔ اور وہ کلیسیا رومی ہے

ہم کہتے ہیں گو کلام ہم نے کلیسیا سے پایا۔ اور کلیسیا اعمال الرسل اور نامجات رسل میں موجود ہے اُس میں ان بدعتوں اور واہیات رسومات و توہمات کا ذکر نہیں۔ اگر ہم شروع زمانہ کی کلیسیا کے گرجے۔ دیکھیں جو زمین دوز قبرستانوں میں تھے۔ جہاں رومی مظالم کے سبب مسیحی جمع ہوتے تھے۔ تو وہاں ان باتوں کا جن کا آج رومی کلیسیا دعوٰی کرتی ہے۔ کہیں نام و نشان پایا نہیں جاتا۔ قدیم بزرگ اپنے گلوں کو ہدایت کیا کرتے تھے کہ مسیح کی تصویر کبھی مت کھینچنا بلکہ اُس کی ابدی تصویر اپنے دلوں پر جمائے رکھو۔ جو کتبات قدیم زمانہ کے پائے جاتے ہیں اُن میں رومی کلیسیا کی تعلیم کا اثر بالکل پایا نہیں جاتا۔ صلیب کا نشان چھٹی صدی سے شروع ہوا ہے۔ کہیں مقدسوں۔ اور کنواری مریم کے سامنے دعاؤں کا ذکر نہیں اور نہ مردوں کے لئے دعائیں مانگی جاتی تھیں۔ کوئی پرگے ٹوری یا اعراف نہیں۔ بلکہ ایماندار کی روح فوراً خدا کی حضوری میں جا پہونچتی تھی۔ یہ لوگ جو مسیحی کلیسیا کے آغاز اور ان کے ابتدائی ایمان کی نسبت شبہ میں ہیں۔ یا جو رومی کلیسیا اور ہائی چرچ کی مسیحیت کو (جو فی الحقیقت وسطی زمانہ کے عجیب نمونے ہیں) اصلی مسیحی طریق عبادت سمجھے بیٹھے ہیں۔ ذرا ان زمین دوز راستوں میں دیکھے (ان زمین دوز قبرستانوں میں جہاں مسیحی جمع ہوا کرتے تھے) اگر اُن لوگوں کے ایمان اور عبادت کی سادگی کا ملاحظہ فرمائیں۔ جو خداوند اور اُس کے رسولوں کے زمانہ کے قریب زندہ تھے۔ وہ معلوم کر سکتے ہیں کہ موجودہ رومی کلیسیا کی شان اور پوپ کی شاہی کا وہاں نام و نشان بھی

نہیں۔ یہ پطرس کی گدی کے مالک وہ پطرس کی زندگی پر غور کریں۔ کہ پوپ کی کوئی بات بھی پطرس میں تھی۔ آہ اس پوپی کلیسیا نے ایک عجیب مسیحیت بنا رکھی ہے۔ جس کا نام و نشان نہ خداوند کی زندگی میں پایا جاتا ہے۔ نہ رسولوں کی زندگی میں اور نہ پطرس میں۔

نیچہ برنیچہ یسوع دارم
من چہ پروائے پوپ دارم

ایک بات اس میں عجیب ہے کہ جو رومی رسالہ والا لکھتا ہے کہ حضرت محمد نے نتیجہ پایا تھا اُس کا تعلق مسلمانوں سے ہے۔ ہمیں اس کے متعلق لکھنا ضروری نہیں۔ مسلمان جانیں اور رومی جانیں۔

آخر میں عرض ہے کہ ہم نے کلام کلیسیا سے پایا۔ اب کلام ہمارے پاس ہے۔ بس ہے ہم کہتے ہیں۔ کہ ہم نے یسوع یہودیوں سے پایا۔ کیونکہ نجات یہودیوں سے ہے۔ تو کیا ہم پر فرض ہے کہ یہود کی بے ایمانی اور سخت دلی کی بھی پیروی کریں۔ اگر یہ نہیں تو ہم رومی کلیسیا کی پیروی نہیں کر سکتے۔ جو باتیں یسوع کے خلاف ہیں۔ جو توہمات رسومات کلام کے خلاف ہیں۔ جن رسومات پر ہمارے خداوند نے یہود کو ملامت کی۔ کیا آج وہی بات رومی کلیسیا پر صادق نہیں آتی؟

میں اپنے عزیز دوستوں اور مسیحی بھائیوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ ایسے واہیات رسالے اور کتابیں میرے پاس نہ بھیجا کریں۔ میرے واسطے یہ ردی کاغذات سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے۔ کیونکہ میرے واسطے یسوع بس ہے۔ تمام زندگی تو انہی جھگڑوں میں گذاری ہے۔ اور حاصل کچھ نہیں۔ آخر یسوع میں تسکین پائی ہے۔ باقی سب لاحاصل ہے۔ مجھے چند دن زندگی کے جو باقی ہیں یسوع میں گذار لینے دیجئے۔ اس یسوع کی بابت جب چاہو اور جو چاہو پوچھو۔

نامست عظیم رب یسوع ذوالمنن لذیذ
بہ از خزینہائے زمین و زمن لذیذ
ہردم یسوع ہردم یسوع ہردم یسوع
ہمدم یسوع ہمدم یسوع۔ ہمدم یسوع

راقم:۔ واعظ۔

فائرنگ لائن کے پیچھے شب کو ایک دفن

(از یونائیٹڈ پریسبیٹرین)

(مترجم۔ جیکب شہباز خاں لیس نائک ۸۳۔ والا جاہ لائٹ انفنٹری۔ ماونٹ واعظ کیمبل پور)

جب میں نے اس نوجوان کو جو کہ مجھ سے سوال پوچھ رہا تھا۔ ۵۰ زبور کا حوالہ دیا۔ اُس نے کہا اس آیت نے مجھ کو خطرے اور آزمائش کے وقت میں تسلی دی ہے۔ اور اپنے ایمان کا جو کہ وہ اپنے بڑے درخت رخلیا داند یسوع مسیح پر رکھتا تھا آزادانہ طور پر بیان کیا۔

ایک دو ہفتے گذر گئے۔ اُن کی پلٹن فائرنگ لائن کے پیچھے ایک مسمار کردہ گاؤں میں اتری ہوئی تھی۔ اب وہ ایک دوسرے فرض کو ادا کرنے کے لئے خندقوں میں گھسنے کو تیار تھے۔ کچھ روز تک میں اُن کے ساتھ رہا۔ وہ نہایت ہی خوبصورت نوجوان تھا۔ شام کے اندھیرے میں وہ خاموش اُجڑی ہوئی جگہوں میں بہ سرعت ارچنگ کرتے ہوئے جاتے تھے۔ (کیونکہ غنیم کی آواز سے سفر اچھی طرح طے نہیں ہو سکتا) روشن طبیلن بہادر اچھی طرح جانتے تھے۔ کہ ہم سے بعض جو آج رات خندقوں میں جا رہے ہیں۔ شاید اس سڑک پر دوبارہ نہیں آوینگے۔

دوسرے روز سورج غروب ہونے سے پیشتر مجھے ایک پیغام ملا۔ کہ نیلی آنکھ.... والا لڑکا جو کہ رابنسن کی کتاب کو بہت پیار کرتا تھا۔ مارا گیا۔ اُس نے جرمن لائن کے سامنے اپنے بادشاہ و فلک و قوم کے لئے جان دے دی سپاہیوں کا ایک چھوٹا سا پرا اُن پر آن پڑا اور بے خوف و بہادر نوجوان جو کہ دشمنوں کے بہت نزدیک تھا۔ چھاتی میں گولی لگنے سے گر پڑا۔ پسماندوں نے اندھیرے میں چھپ کر اُسے نکالا۔ جوان کی نعش کو بڑی عزت کے ساتھ اُٹھائے ہوئے علی الصبح فوج کے امدادخانہ میں پہنچے۔ چونکہ آمد و رفت کے آدھے راستہ میں تھا۔ وہاں جب رات ہو گئی تو جنازے کی آخری رسمیں پوری کرنے کے واسطے ایک جماعت اکٹھی ہو گئی۔ (چونکہ دن کے وقت جنازے کے لئے اکٹھا ہونا۔ دشمن کی گولیوں کی دعوت دینا ہے۔ اسواسطے سپاہیوں کے جنازے اکثر رات کو ہی ہوا کرتے ہیں۔)

تمام فوجی ہتھیار اس بہادر کے جس نے اپنے ملک کے لئے جان قربان کر دی۔ اُس کے ساتھ رکھے ہوئے تھے۔ وہ وردی پہنے ہوئے تھے۔ (جب وہ گرا) اپنا اوور کوٹ لئے ہوئے تھا۔ اگر وہ ہسپتال میں سے گزرتا جہاں کمبل وغیرہ ملتے تھے۔

تو ہم اُس کو بہت عمدگی سے اُس کے گرد سیتے۔ لیکن خندقوں میں یہ بہت مشکل ہے پس اُس کے تجہیز و تکفین کے لئے صرف اُس کا فوجی کوٹ تھا جس میں اُس کی نعش کو لپیٹا ہوا تھا۔ اُس کے ایک دوست نے آہستگی سے اُس کے چہرہ پر ایک خاکی ریشمی رومال ڈال دیا میں نے بہت آہستگی سے خوبصورت رومال اُٹھا کر آخری مرتبہ اُس کی کشادہ پیشانی اور مطمئن شاداں چہرہ پر نظر کی۔ کیا ہی مبارک مسکراہٹ اُس کے چہرہ پر تھی۔ اُس کے بشرہ سے خوشنودی کی شعاعیں ٹپکتی تھیں۔ ابھی تک مسکراہٹ اُس کے چہرہ پر تھی۔ غم کا نظارہ بیان سے باہر تھا۔ اُس کی خون آلودہ وردی میں گویا ایک ایسا نوجوان تھا۔ جو کہ اپنی لہلاتی ہوئی جوانی میں گزر جاوے۔ اور کبھی بڈھا نہ ہو۔ (اور ابھی تک بالکل میں افسوس نہیں کر سکتا۔) اس نوجوان کی پیشانی پر کبھی جھریاں نہیں پڑیں اس کے گھنگھر والے بال سفید نہ ہوئے۔ کہ اُس کی روح نے بہشت میں جگہ پائی۔

پیشتر اس کے کہ دو نوجوانوں نے اُس کے جنازے کا بوجھ اُٹھایا۔ وہ بے شمار یونین جیک کے جھنڈوں سے لپٹا ہوا تھا۔ خندق کے بیچ بڑے اندھیرے میں جنازے کے ہمراہی گذر رہے تھے۔ یہاں اور وہاں تنگ خندقوں کے موڑوں نے اُنہیں مجبور کیا۔ کہ اُس کے جنازے کو خندق کی دیوار سے اونچا اُٹھاویں اور ایک یا دو مرتبہ ٹولی برداروں نے اس بوجھ کو نیچے رکھا۔ کیونکہ جرمن شعلوں نے اندھیر کو روشن کر دیا تھا۔

باقی دارد

افغانستان کے میوے اور موسم

جن لوگوں کو غیر ممالک کے حالات سننے کا شوق ہے۔ غالباً یہ مضمون اُن کے لئے باعث دلچسپی ہوگا۔ اور تفریح طبع کے لئے ہر قسم کے مضامین سے ہم کو علم ہونا چاہیے۔ تاکہ معلومات وسیع اور کشادہ ہوں۔ افغانستان۔ انگور۔ بادام۔ زردآلو۔ اخروٹ۔ چلغوزہ کا گھر ہے۔ اور یہ مختلف اقطاع ملک میں ہوتے ہیں۔ انگور جنوبی افغانستان یعنی اور قندہار کے علاقہ کا بہتر ہوتا ہوتا ہے اور جس کے انڈیا میں لانے کے لئے ایک خاص سپیشل ٹرین یمن سے لاہور کراچی۔ کلکتہ کو آتی ہے۔ اور اس سے سارے پنجاب انڈیا اور برہما میں انگور کے ڈھیروں کے ڈھیر بازاروں میں لگ جاتے ہیں۔ بادام وسطی اور مغربی حصص میں زیادہ ہوتے ہیں۔ خودرو کم ہوتے ہیں۔ اکثر شوقین باغات میں لگاتے ہیں۔ کاغذی اور کاٹھا میٹھا اور کڑوا اس کی اقسام ہیں۔ اور انڈیا کے لوگ اور اہل مغرب اس کو بڑی چاہت سے لگاتے ہیں۔ (اور سیب افغانستان میں نسبت کشمیر بہت کم ہوتا ہے مانند والوں بھی کئی قسم کا ہوتا ہو اور خاصکر مشرقی اور جنوبی افغانستان میں زیادہ پایا جاتا ہے۔ اکتوبر۔ نومبر کی سرد ہوا میں درختوں پر لگا ہوا سوکھ جاتا ہے چترال اور علاقہ اسمار کے بھی بعض علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ مگر وہ بلخ اور ہرات کے علاقہ کے زردآلو سے کم درجہ رکھتا ہے۔ اس کے بھی کئی اقسام ہیں۔

اخروٹ افغانستان میں بہت ہی کم ہوتا ہے۔ مگر چلغوزہ کرم سے آگے پارہ چنار کے بالائی حصوں اور مغربی افغانستان میں بہت ہوتا ہے۔ اس پر مضمون لکھنے کے لئے بڑا وقت چاہیے۔

افغانستان میں برسات کا موسم فروری مارچ سے اپریل تک ہوتا ہے۔ اس کے بعد یہیں کہ میوے گرمی سے پکتے ہیں ورنہ خراب ہو جاویں۔ آپ تعجب کرینگے۔ کہ جون۔ جولائی۔ اگست۔ افغانستان میں برسات کے موسم ہیں۔ جیسے کہ ہمارے انڈیا اور پنجاب میں آتا ہو۔ آجکل یہاں بارش ہی بارش ہے۔ مگر افغانستان کے لوگ گرمی اور حبس سے جاں بلب ہیں۔ اور یہ اس واسطے ہے کہ میوے بارش سے خراب نہ ہو جاویں۔

فصل گندم آجتک کابل اور اس کے مضافات میں درو ہو رہا ہے۔ بلکہ نومبر تک خرمن سے دانے نکالیں گے۔

افغانستان میں مغلوں کا دارومدار زیادہ تر برفباری سے ہوتا ہے۔ جو اکتوبر نومبر سے مارچ تک ہوتا رہتا ہے۔

زیرہ افغانستان کی خاص پیداوار ہے برف کے نیچے نشو و نما پاتا ہے۔ اور کھلے موسم جون مئی میں کاٹا اور توڑا جاتا ہے۔ اور بلوچستان کی آب و ہوا سحاب سے موافق ہے۔ حالانکہ یہ ملک افغانستان کے قریب عین جنوب میں واقع ہے۔ لیکن کوئٹہ اور شملہ باوجود سطح سمندر سے چار بلندی پر ہونے کے آب و ہوا میں مختلف پائے جاتے ہیں۔ اور میوہ جات تو شملہ کی وادیوں میں نایاب بلکہ نادر ہیں۔

راقم میر کریم الدین برق۔ از مجیٹھا ضلع امرتسر



ایک غلطی کا ازالہ

معزز ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ عاجز نے ۲۲ ستمبر ۱۹۱۶ء کے اخبار۔ نور افشاں میں ایک مضمون بہ این ہیڈنگ شکریہ ہیڈ ماسٹر جے دانیل کے عنوان سے شایع کیا تھا۔ جس کے اخیر میں نے گجرات کو مبارک کے عنوان سے یہ لکھا تھا کہ آجکل سننا جارہا ہے کہ آپ کو (یعنی ہیڈ ماسٹر جے دانیل صاحب کو) گورنمنٹ برطانیہ نے گجرات شہر کے لئے آنریری مجسٹریٹ کیا ہے۔ یہ خبر مجھے شہر کے معتبر اور گورنمنٹ کے خدمتگذار اور معززین کی معرفت پہنچی تھی۔ علاوہ ازیں یہ خبر اس سرعت سے اس شہر میں گشت کر رہی تھی کہ اس قسم کے سماع کا غلط ہونا یقین سے باہر تھا۔ لیکن جب شایع ہونے کے بعد جناب ہیڈ ماسٹر صاحب نے اس مضمون کو پڑھا۔ اور بعد مجھے ملاقات کا موقعہ ملا تو آپ نے اس کی تردید کی کہ اس قسم کی اطلاع مجھے گورنمنٹ کی طرف سے کوئی موصول نہیں ہوئی۔ بس لئے ناظرین پبلک کو یہ الفاظ واضح کرنے کے لئے اس غلطی کا ازالہ شایع کیا جاتا ہے کہ بات سردست غلط ہے۔

خاکسار۔ مولوی میرزا عبدالغنی ٹیچر۔ گجرات۔

حمد خدا

یارا نہیں قلم کو ثنا کے بیان کا
ہے تنگ قافیہ یہاں ہمن زبان کا
مرغ خیال اڑتا ہے پروانہ وار گو
ہے دور آفتاب پہ اس آسمان کا
ہیں گنگ تیری شان تجلی کے سامنے
کیا قدر۔ ہو بیچ منہ سے زمین زمان کا
گنتی میں تجھ کو لا نہیں سکتے یہ ایک دو
وحدت میں بھید کھلتا ہے تجھ لامکان کا
انسان نے پایا نہیں تیرے جلال کو
دیوانہ ہے اسی واسطے نام و نشان کا
لاکر تماشا چشم بصیرت بھی ہوئی ار
ملتا پتہ نہیں کہیں وہم و گمان کا۔
ہو کر تجلی سے تری میں کور ہو چکا
تاریک عدم قصیدہ نہیں تیری ثنا کا
خالق تو ہی قدوس ہو وحدت سے تیری شان
ثانی نہیں ہے کوئی تیری آن بان کا
کس کو مجال قبضے سے باہر جو تیرے ہو۔
پھیلایا دام تو نے ہے کون و مکان کا
واقف تیرے بھید کا ہے تنہا بقا۔
منہ کند ہو گیا یہاں تیغ و سنان کا
خود قادر کریم ہے مطلق حکیم تو
ہے صانع خلاق شیوہ تیری شان کا
دی ہو جس تو نے جان کی ہم کو جو موت سے
رستہ بتا دیا ہے فنا سے امان کا۔
ابن الوحید تیرا مسیح حبیب ہے۔
روح پاک علم دیتا ہے یاں جس کی شان کا
حل ہو گا کس طرح یہ معمہ حیات کا۔
وابستہ تیری ذات سے ہے بھید جان کا
حکمت کو تیری پا نہیں کیا ہم خود ہی کھو گئے۔
ناظم ہے بے مثال تو نظم جہان کا
وہ وہم جو ہے تجھ سے ہے خورشید سے بڑا
رتبہ بڑا ہے جس طرح گوہر سے کان کا
حاضر کھڑا جو راز حق تیری ضیا میں ہے
حاصل ہے سایہ اس کے ہی میری نشان کا

راقم خاکسار جی۔ اے میری ڈاکٹر نیوزیلینڈ مشن سپاٹو۔ ضلع شملہ۔

ضرورت

مڈل کی جماعتوں کو تعلیم دینے کے لئے ایک جی آ وی کی ضرورت ہے ہندو یا کی درخواست پر مسیحی کو ترجیح دیجائیگی۔ امیدوار اپنی اپنی درخواستیں مع نقول سندات ذیل کے پتہ پر بھیج دیں۔ اور یہ بھی بتا دیں کہ عمر کیا ہے۔ کم از کم تنخواہ کیا لیں گے۔ پتہ۔ مسٹر ایس بی فیڈ کے ہیڈ ماسٹر چرچ آف سکاٹ لینڈ مشن سکول۔ جموں۔

ضرورت

ایک تجربہ کار۔ انٹرنس یا میٹرک پاس شدہ مسیحی کی ضرورت ہے۔ جو تاریخ و جغرافیہ میں ماہر ہو۔ ہندی اور اردو کی خاص مہارت ہو۔ کھیلوں میں بھی حصہ لے سکتا ہو تنخواہ حسب لیاقت ۲۵ سے ۳۰ روپیہ ہوا کریگی مع نقول سندات کے ہیڈ ماسٹر چرچ مشن سکول فیروز آباد ضلع آگرہ سے درخواست کیجیے

ہیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی ذہنی تعلیم کے لئے اعلیٰ پیمانہ پر جاری ہے۔ اور تقریباً ایک میل قصبہ سے باہر ایک پرفضا اور صحت افزا مقام پر واقعہ ہے۔ اس کے وسیع اور ہوادار بورڈنگ ہوس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ مزید براں سکول کے ماسٹر صاحبان لایق اور اعلےٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ سکول ہذا میں چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے لہٰذا اطلاع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبار پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔ المشتہر

پرنسپل ہیرنگ ہائی سکول ضلع گورداسپور

باغ عدل

دی گارڈن آف دی کھارٹ

ایڈیٹر مسٹر محمد اسماعیل خانصاحب

یہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور اردو فارسی میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے۔ اس میں خوبصورت تصویریں ہیں۔ چندہ سالانہ ۸ ر اگر یا نیا زمانہ کا بیان ایک پتہ پر بھیجا جائیں تو فی کاپی ۲ چارج کیا جاتا ہے۔ یہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے۔ قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی۔ نمونہ ۲ر کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔

درخواستیں بنام

ای۔ ایم۔ ویری ڈی ڈی آنریری سکرٹری

سی۔ ایل۔ لودیانہ۔ پنجاب۔

آنی چاہئیں۔

پلیگ سے کیوں ڈرتے ہو۔ ۱۲۶

سوائے اور سب بیماریوں کے اس سے ڈر کا سبب یہ ہو کہ آجتک لاکھوں انسان اس موذی عارضہ کے پنجہ ظلم سے ہلاک ہوچکے ہیں گاؤں کے گاؤں اجاڑ ہوگئے شہر کے شہر تباہ ہوئے اس لئے ایسے نام ہی سے وحشت ہوتی ہے پلیگ میں مبتلا ہوجانیکے بعد پھر کوئی علاج نہیں ہے لیکن بنظر حفظ ما تقدم ڈاکٹر ایس کے برمن کی پلیگ روکنےوالی گولیاں منگوا کر ضرور رکھیں ان گولیوں کے استعمال سے جسم کے خون میں کچھ ایسا اثر ہوتا ہے کہ جس سے پلیگ کے کیڑے نہ ٹھہر سکتے اور نہ انکا زہر اثر کرسکتا ہے۔ وقت پران گولیوں کے استعمال سے ہزاروں انسان پلیگ سے محفوظ رہتے ہیں آپ بھی غافل نہ رہیں ایک گولی روزانہ ساتھ ٹھنڈے پانی کے نگلیں بچوں کو نصف یا چوتھائی قیمت ۳۰ گولیوں کی ڈبیہ ۸ ر ۹۰ گولیوں کی ڈبیہ ۲ محصول ایک سے چھ ڈبیہ تک ۵ ر المشتہر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودھیانہ

قایم شدہ ۱۸۷۵ء

حرفتی کارخانجات یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے عرصہ دراز سے جاری ہے مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانیکی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۶ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیرنگرانی کردی ہیں جس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام نہایت تسلی بخش ہوگیا ہے شرح خرچ خوراک ماہانہ فی طالب علم ۵ ہوگا اگر ایک خاندان سے ۲ ہوں للعہ ۳ ہوں للعہ دھوبی اور کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت عمدہ ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جن رکشا گروتو کول بڈ و کیرم وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں قیمت جن رکشا للعہ سے ۱۵ گروتو کول للعہ سے ۵ تک مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہوسکتے ہیں۔

دستور العمل نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک عہ

ہندوستان و پنجاب سے معہ ۸ ر

غیرممالک سے ۳ ر

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائے گی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	سے	صر	عے
چوتھائی کالم	صر	عے	للعہ
نصف کالم	عے	للعہ	صعہ
پورا کالم	للعہ	صعہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	سہ	ما

ہر ایک دفعہ کیلئے فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کیلئے نہیں لیا جائیگا۔

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

اطلاع ضروری۔ نامہ نگاروں کو چاہیئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاسکتے (۳) خط و کتابت کیلئے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں ورنہ جواب نہیں دیا جاسکتا (۴) جو نامہ نگار بھیجتے ہیں کم از کم ایک مضمون نہ لکھنے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جائیگا (۵) بعض نامہ نگار غلط ملط نظم و نثر بھیج دیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہو چاہیئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذوں پر ہوں مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر کاتب صاحبان حاشیہ پر اور نیچے بہت سا مضمون لکھ دیتے ہیں جس کے پڑھنے سے بڑی دقت ہوتی ہے مضمون صاف و خوشخط ہونا ضروری ہے۔ ایڈیٹر

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ماہوار کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور رومن اردو والہ آباد سے شایع ہوتا ہے اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن ایڈیٹر کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران ۱۲ ر سے لیکر عہ تک نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور جمنا یو پی سے طلب کرسکتے ہیں

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نورافشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وکلی برادرز چھپا۔